بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26/ ستمبر 2025ء (۲۶/ تبوک ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبے میں حنین کے اموال غنیمت کی تقسیم کا ذکر ہو رہا تھا۔ اِس ضمن میں مزید تفصیل بھی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب اموالِ غنیمت تقسیم فرمائے اور مجاہدین کو اُن کے حصّے بھی عطا فرما دیے، البتہ جو خُمس تھا، وہ کم و بیش سارا کا سارا آپؐ نے مؤلفۃ القلوب کے لیے سردارانِ قریش اور دیگر عرب سرداروں میں تقسیم کر دیا کہ کسی کو سو اونٹ دیے اور کسی کو پچاس اونٹ۔ اتنی کثرت سے دوسروں کو مال دیے جانے پر انصار کے بعض نوجوانوں نے اِس کو محسوس کیا اور یوں سمجھا کہ جیسے اپنی خدمات اور محبّتِ رسول اللہؐ کی وجہ سے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کبھی بے دھیانی میں کی گئی بات بہت دُورس نتائج رکھتی ہے، ہر چند کہ رسول اللہؐ کی تقسیم پر انصار کے نوجوانوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا، لیکن سب نے نہیں کیا تھا، لیکن خدا اور خدا کے رسولؐ کو یہ ایسی ناراض کرنے والی بات تھی کہ انصار کو رہتی دنیا تک اِس کا خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ چنانچہ اِس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے جب مکّہ فتح کیا، تو مکّے کے لوگ آپؐ کے پاس آئے جن کی نگاہیں بوجۂ ایمان سے پوری طرح روشناس نہ ہونے کے ابھی دنیا ہی کی طرف تھیں۔ اِس کے بعد کی ایک جنگ میں کچھ اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے۔ آنحضرتؐ نے وہ اموال اُن لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ ایک انصاری نوجوان نے کسی مجلس میں کہا کہ ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے اور رسولِ کریمؐ نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دیے ہیں۔

آپؐ کو اِس کا علم ہوا تو اکابر انصار کو بلایا اور دریافت کیا کہ مجھے ایسی بات پہنچی ہے۔ انصار رو پڑے اور کہا کہ کسی نادان نے کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں! اے انصار! تم کہہ سکتے ہو کہ ہم نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو اُس وقت جگہ دی جب اُسے کوئی جگہ نہ دیتا تھا اور اِس کے شہر والوں نے اُسے نکال دیا تھا۔ پھر اِس کے لیے عزت اور فتح مندی حاصل ہوئی تو اُس نے اموال اپنے رشتہ داروں کو بانٹ دیے۔ اِس پر انصار کی چیخیں نکل گئیں اور اُنہوں نے پھر کہا کہ یارسول اللہؐ! ہم ایسا نہیں کہتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم اِسی بات کو ایک اَور طرح بھی کہہ سکتے ہو اور وہ اِس طرح کہ جس شخص کو خدا نے تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا، وہ مکّے کی چیز تھی، مگر خدا اُسے مدینے میں لے گیا اور پھر خدا نے اپنے زور اور طاقت سے مکّے کو اُس کے لیے فتح کیا، اُس وقت مکّے والوں کو خیال تھا کہ اُن کی چیز اُنہیں مل جائے گی۔ مگر مکّے والے بھیڑ اور بکریوں کو لے گئے اور مدینے والے خدا کے رسولؐ کو لے کر اپنے شہر کی طرف چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ بات بے شک ایک نادان کے منہ سے نکلی ہے، مگر اِس کی وجہ سے اب تمہیں اِس دنیا کی حکومت نہیں مل سکتی، اب تمہاری خدمات کا بدلہ تمہیں حوضِ کوثر پر ہی ملے گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ دیکھ لو! تاریخ بتاتی ہے کہ تیرہ صدیاں گزر چکی ہیں اور چودھویں صدی گزر رہی ہے (بلکہ اب تو وہ بھی گزر گئی ہے)، اِس عرصے میں ہر قوم ہی اسلام کی بدولت بادشاہ بنی ہے، مگر کوئی انصاری بادشاہ نہیں ہو سکا۔ سو بعض اوقات ایک شخص کا قول ساری قوم کے لیے نقصان کا موجب ہو سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے یہ واقعہ اپنے ایک خطبے میں بیان کیا اور اِسے بیان کر کے جماعت کو نصیحت فرمائی، وہ آج بھی ہمارے لیے اُسی طرح اہم ہے، جیسے اُس وقت تھی۔ آپؓ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو قربانی اِس لیے کرتے ہیں کہ اُنہیں کوئی عہدہ ملے یا دولت وغیرہ ملے، وہ ہرگز میرے بلانے پر (یعنی خلیفۂ وقت کے بلانے پر) قربانی کے لیے نہ آئیں، بلکہ وہی لوگ آئیں جو خدا کے لیے قربانی کرتے ہیں۔ کیونکہ مَیں تو خود کمزور اور بیمار انسان ہوں، مَیں کسی کا احسان نہیں اُٹھا سکتا۔ پس مَیں اپنے لیے نہیں مانگتا۔ جو خدا تعالیٰ کے لیے دیتا ہے، وہ دے اور خدا تعالیٰ اُس کا بدلہ بھی دے گا۔ خدا تعالیٰ پر توکّل رکھنا چاہیے۔ اگر وہ چاہے تو اِس دنیا میں دے دے اور اگر وہ چاہے تو آخرت میں دے۔ بہرحال جو اخلاص سے قربانی کرتا ہے، اُس کی قربانی ضائع نہیں جاتی، مومن کی قربانی کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ پس قربانی کرنے والے وہی لوگ ہیں، جو خدا کو مدّ نظر رکھتے ہیں، نہ کہ دنیا کو۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک عمر کو پہنچ کر افرادِ جماعت میں بھی یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ ہمارا اتنا تجربہ ہے، ہم نے اتنا کام کیا ہے، ہمیں اِس کا ریوارڈ ملنا چاہیے۔ جو نہیں دیا جاتا۔ وہ سوچیں کہ کیا

دنیا کا ریوارڈ صرف لینا ہے یا اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننا ہے؟ انصار اللہ کا اجتماع بھی آج سے ہو رہا ہے، اِس حوالے سے کیونکہ اِس عمر میں خیال آتا ہے، جب تجربہ حاصل ہو جاتا ہے۔ انصار کو بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں اپنے تجربے اور خدمت کے حوالے سے کوئی خیال پیدا ہوتا ہے، تو وہ اُسے جھٹک دے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اِس موقعے پر اعرابیوں بدّوؤں کی بے صبری کا بھی ذکر ملتا ہے۔ مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت کچھ بدّو لوگ بھی آپؐ کے اِرد گرد اکٹھے ہو گئے اور مال کا مطالبہ کرنے لگے۔ آپؐ نے بدّوؤں کی اِس بد تہذیبی پر اُنہیں کوئی سرزنش نہیں کی، نہ ناراض ہوئے، بلکہ مسکراتے ہوئے احسن رنگ میں اُن کی تربیت فرمائی اور اُنہیں مال سے بھی نوازا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اِن جنگوں سے فارغ ہونے کے بعد وہ اموال جو مغلوب دشمنوں کے جرمانوں اور میدانِ جنگ میں چھوڑی ہوئی چیزوں سے جمع ہوئے تھے، حسبِ دستور رسول اللہؐ کو اسلامی لشکر میں تقسیم کرنے تھے، لیکن اِس موقعے پر آپؐ نے بجائے اِن اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے، مکّے اور اِرد گرد کے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اِن لوگوں کے اندر ابھی ایمان تو پیدا نہیں ہوا تھا، بہت سے تو ابھی کافر ہی تھے اور جو مسلمان تھے وہ بھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ یہ اُن کیلئے بالکل نئی چیز تھی کہ ایک قوم اپنا مال دوسرے لوگوں میں بانٹ رہی ہے۔ بعض لوگوں میں اِس مال کی تقسیم سے بجائے اِن کے دل میں نیکی اور تقویٰ پیدا ہونے کے حرص اور بھی بڑھ گئی۔ اُنہوں نے رسول اللہؐ کے گرد جمگھٹا ڈال لیا اور مزید مطالبات کے ساتھ آپؐ کو تنگ کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دھکیلتے ہوئے آپؐ کو ایک درخت تک لے گئے اور ایک شخص نے تو آپؐ کی چادر، جو آپؐ کے کندھوں پر رکھی ہوئی تھی، پکڑ کر اِس طرح مروڑنی شروع کی کہ آپؐ کا سانس رکنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! اگر میرے پاس کچھ اَور ہوتا تو مَیں وہ بھی تمہیں دے دیتا۔ تم مجھے کبھی بخیل یا بزدل نہیں پاؤ گے۔

پھر آپؐ اپنی اونٹنی کے پاس گئے اور اِس کا ایک بال توڑا اَور اُسے اونچا کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! مجھے تمہارے مالوں میں سے اِس بال کے برابر بھی ضرورت نہیں، سوائے اُس پانچویں حصّے کے جو عرب کے قانون کے مطابق حکومت کا حصّہ ہے۔ اور وہ پانچوں حصّہ بھی مَیں اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتا، بلکہ وہ بھی تمہی لوگوں کے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ خیانت کرنے والا انسان قیامت کے دن خدا کے حضور اِس خیانت کی وجہ سے ذلیل ہو گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بادشاہت کے خواہشمند تھے، کیا بادشاہوں اور عوام کا ایسے ہی تعلق ہوا کرتا ہے، کیا کسی کی طاقت ہوتی ہے کہ بادشاہ کو اِس طرح دھکیلتا ہوا لے جائے اور اُس کے گلے میں پٹکا ڈال کے اُس کو گھونٹے؟ اللہ کے رسولوں کے سوا یہ نمونہ کون دکھا سکتا ہے! مگر باوجود اِس طرح تمام اموال غرباء میں تقسیم کرنے کے پھر بھی ایسے سنگدل لوگ

موجود تھے، جو رسول اللہؐ کی تقسیم کو انصاف کی تقسیم نہیں سمجھتے تھے۔

حدیث میں روایات ملتی ہیں کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے دوران ایک بدّو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اَور کہنے لگا کہ اے محمد!(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آپؐ نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا، اُسے پورا کریں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ! وہ بدّو کہنے لگا کہ آپؐ نے بہت دفعہ یہی کہا ہے کہ خوش ہو جاؤ، گویا آپؐ نے دیا کچھ نہیں، بس کہتے ہی رہتے ہیں۔ رسول اللہؐ کو اِس کا یہ ردّ عمل بہت ناگوار گزرا، آپؐ نے اِس کی طرف سے اپنا چہرۂ مبارک ہٹالیا اور وہاں ابو موسیٰ الاشعریؓ اور بلالؓ کھڑے تھے، اُن کی طرف اپنا چہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس نے تو خوشخبری قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، اب تم قبول کر لو! دونوں نے یہ سنا، تو فوراً بولے، یارسول اللہؐ! ہم نے قبول کر لی۔ اِس کے بعد آپؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اِس میں اپنا ہاتھ اور منہ دھویا، پھر آپؐ نے وہ بچا ہوا پانی حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو دیتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں اِس پانی کو پی لو اور اپنے چہرے اور سینے پر بھی ڈال لو اور خوش ہو جاؤ۔ چنانچہ اُنہوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں ازواجِ مطہّرات کے اخلاص اور آنحضرتؐ کی ذاتِ بابرکات سے برکت کے حصول کی تشنگی کا بھی ایک عجیب اور قابلِ رشک نظارہ بھی نظر آتا ہے۔ لکھا ہے کہ قریب ہی ایک خیمے میں اُمّ المومنین حضرت ام سلمہؓ بھی تھیں۔ اُنہوں نے پردے کے پیچھے سے اُنہیں کہا کہ اپنی ماں کے لیے بھی پانی بچانا۔ چنانچہ اُنہوں نے حضرت اُمّ سلمہؓ کے لیے بھی کچھ پانی پیالے میں چھوڑ دیا۔

آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کا ذکر خیر فرمایا، 1-مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مبلغِ سلسلہ رومانیہ اِن کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ اِن کے پڑدادا حضرت مرزا علم دین صاحبؓ کے ذریعے سے ہوا۔ مرحوم نے جون ۱۹۹۶ء میں جامعہ پاس کیا اور پھر اِنہوں نے تفسیرِ قرآن میں تخصّص بھی کیا۔ ۲۰۰۶ء میں اِن کو رومانیہ بھجوایا گیا اور وفات تک یہ وہیں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ غیر ملک میں دین کی خاطر قربان ہوئے، اِس لحاظ سے اِن کا مقام شہید کا مقام ہی ہے، آخری سانس تک اپنے عہدِ وفا کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ فرمایا یقیناً فہیم ناصر مرحوم کا کردار اور نمونہ خاص طور پر واقفینِ زندگی کے لیے ایک سبق ہے

2-مکرم عبد العلیم فاروقی صاحب ابن مکرم عبد الرشید فاروقی صاحب آف کینیڈا، جن کی ان کے اپنے ہی گھر میں مسلح ڈاکوؤں نے گولی مار کر جان لی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابہؓ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ اور حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ کے پڑنواسے تھے۔

حضور انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی اور نماز جنازہ غائب ادا کرنے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔